## سوال

(464) نماز فجر میں قنوت کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک مسلمان لڑکی ہوں ۔ اور یہاں سعودیہ میں تقریباً چھ سال سے رہ رہی ہوں ۔ ہم اپنے ملک میں نماز فجر میں دعائے قنوت پڑھتے ہیں ۔ لیکن یہاں میں نے دیکھا ہے کہ نماز فجر میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے میرا سوال یہ ہے کہ نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ نماز فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے سر اٹھا کر ہمیشہ دعائے قنوت پڑھنا مستحب ہے ۔ اور ان کا استدلال اس روایت سے ہے کہ :

«مازال یقنت فی الصبح حتی فارق الدنیا» (مسند احمد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح میں ہمیشہ قنوت فرماتے رہے حتیٰ کہ دنیا سے تشریف لے گئے ۔ ''

اور جب قنوت مذکور کی کوئی دعا منقول نہ تھی تو انھوں نے حدیث حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قنوت وتر کے بارے میں مروی دعاء :

للھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما أعطیت وقنی شر ما قضیت إنک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت [ ولا یعز من عادیت ] تبارکت ربنا وتعالیت "»

(ابو داوٗد) کو استعمال کرنا شروع کر دیا ۔

امام احمد اور کئی دیگر آئمہ کا مذہب یہ ہے کہ نماز فجر میں قنوت مشروع نہیں ہے الا یہ کہ مسلمان کسی افتاد (مصیبت) میں مبتلا ہو ۔ مثلاً دشمن خوف یا کسی عام وبائی مرض کا سامنا ہو تو پھر دعائے قنوت نازلہ کی جا سکتی ہے ۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت فرمایا آپ ان قبائل عرب کے لئے بددعا کرتے تھے ۔ جنھوں نے بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو شہید کر دیا تھا ۔ اور پھر ایک ماہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قنوت کو ترک فرما دیا تھا ۔( صحیح بخاری کتاب الوتر باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ ح : 1002 و صحیح مسلم کتاب المساجد باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات ح : 677 )ان آئمہ کرام کہنا ہے کہ جس قنوت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ جاری رکھا اس سے مراد طول قیام ہے ۔ جس کا ارشاد باری تعالیٰ :

وَقوموا لِلَّهِ قـٰنِتينَ ﴿٢٣٨﴾ ... سورة البقرة ''اور اللہ کے آگے ادب سے کھڑے رہا کرو ۔''

میں زکر ہے بہر حال جو آئمہ شافعیہ کے اتباع میں قنوت کرے اس کا انکار نہیں کیا جائے گا۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ مشروع نہیں ہے۔ اور نہ یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہمیشہ عمل کیا ہو۔ لہذا بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ بلا سبب ہو تو مکروہ ہے۔ واللہ اعلم۔ (شیخ ابن جبرین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ : جلد1

### صفحہ نمبر400

### محدث فتویٰ